آپ ﷺ بطور پیغمبر امن ہیں بیان کریں۔

تعارف آپ ﷺ کو اللہ نے اپنی تعلیمات کو دنیا میں امن کے ساتھ تبلیغ کرنے کے بھیجا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ امن کی ہدایت کی اور خود بھی امن کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نا چھوڑا دشمنوں پر ہمیشہ رحم کیا اور صلح کو ترجیح دی۔ آپ ﷺ نے تمام دفاعی جنگیں لڑی۔ 100 (غزوات و سرایا) لڑیں۔ 8 کا جانی نقصان ہوا جو کہ بہت کم ہیں۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ آخری لمحوں تک جنگوں پر مصالحت اور امن قائم کرنے کی کوشش کی۔ جب مکہ میں تبلیغ کی تو قریش نے بہت ظلم کیا لیکن جنگ نہ کیا۔ جب مظالم زیادہ ہو گئے تو مدینہ ہجرت کر لی۔ مدینہ میں اوس و خزرج کی لڑائی ختم کرائی۔ مہاجرین اور انصار میں بھائی بھائی کا رشتہ قائم کیا۔ میثاق مدینہ کے ذریعے یہودیوں سے باہمی امن کا تعلق قائم کیا۔ صلح حدیبیہ کو سخت شرائط کے ساتھ امن کی خاطر قبول کیا۔ مختلف حکمرانوں کو امن کی دعوت دی سفیر بھیجے یا خطوط لکھے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کیا۔ اور خطبہ حجۃ الوداع میں جان کی حرمت، مال کا تحفظ اور عزت کا تقدس قائم کیا۔

آپ ﷺ پیغمبر اسلام اور پیغمبر امن ہیں۔

آپ ﷺ امن کے بہت بڑے داعی ہیں۔ اور اسلام

کی تبلیغ بھی امن کے رسالت کی

الانبیاء ۱۰۷ آیت "وما ارسلنک علی رحمۃ للعلمین" "ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا"

حدیث سے پتا چلتا ہے کہ آپ ﷺ کو اگر ایک آسان کام (صلح) کا ہو اور مشکل (جنگ و ...) کام میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوتا تو آپ ﷺ یقیناً آسان کام کا انتخاب کرتے

قیام مکہ کے دوران پیغمبر کی زندگی سے امن کی چند مثالیں (واقعات)

اسلام کی تبلیغ و اشاعت امن سے کی: آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ امن سے کی اور بغیر کسی فساد کیے بغیر کی۔ شروع میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ نہ تھی لیکن کفار کی بہت زیادہ تعداد تھی آپ ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھا رہے ہوتے تو اکثر کفار جان بوجھ کر آپ ﷺ کے پاس آ کر سیٹی اور تالی بجاتے پر آپ ﷺ نے بھی ان کا برا نہیں منایا اور نہ ان سے جھگڑا کیا

پیغمبر نے اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم بھی برداشت کیے: آپ ﷺ نے اپنے اوپر ہونے والے ظلم بھی بہت حوصلے سے برداشت

کی اور اپنی تبلیغ پُرامن طریقے سے جاری رکھی

واقعہ آپؐ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل نے آکر آپؐ کی کمر مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ جسے حضرت فاطمہؓ نے اپنے ہاتھوں سے ہٹایا۔

آپؐ نے طائف خود جا کر تبلیغ کرنے کی کوشش کی تو حکمرانوں نے اوباش لڑکوں کو پیچھے لگا دیا جو گالیاں دیتے اور پتھر برساتے تھے۔ آپؐ کے جوتے خون سے لہولہان ہو گئے لیکن بددعا نہیں کی پھر کچھ سالوں بعد ان حکمرانوں نے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

پیغمبرؐ نے امن کی خاطر مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کا حکم دیا:

قریش کے مظالم اس قدر بڑھ چکے تھے آپؐ نے مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دیا اور شاہ حبشہ کو لکھا کہ مسلمانوں کو امان و تحفظ دیا جائے اُس نے یہ تحفظ یقینی بنایا یوں آپؐ کی امن کی یہ کوشش بھی کامیاب رہی۔

بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ کے ذریعے امن کا قیام:

بیعت عقبہ اولیٰ: 11 نبوی میں مسلمان مدینہ

Scanned with CamScanner

سے حج کیلئے آئے تو آپؐ سے ملاقات کی اور سات لوگ
مسلمان ہو گئے جب اگلے سال وہ پھر حج کیلئے آپؐ سے
ملنے آئے تو ان [illegible] کے ساتھ 5 مسلمان اور تھے
تو انہوں نے عقبہ کے مقام پر بارہ اصحاب سے
ملاقات کی اور آپؐ کی بیعت کر لی جسے عقبہ اولیٰ
کہتے ہیں آپؐ نے ان کے ساتھ حضرت مصعب بن
عمیرؓ اور حضرت عبداللہؓ بن ام مکتومؓ کو مزید
تبلیغ اور ان کی تعلیم کیلئے بھیجا۔ اور امن کے ساتھ
مدینہ میں دین کی تبلیغ کا عمل شروع کیا۔
بیعت عقبہ ثانیہ: 12 نبوی کو جب حضرت مصعب بن عمیرؓ
حج پر آئے تو 73 مرد اور 2 عورتیں تھیں۔ انہوں نے
آپؐ کو یثرب آنے کی دعوت دی آپؐ نے ان
سے عہد لیا جیسے اپنے مال جان، عورتوں اور بچوں
کی حفاظت کرتے ہو میری بھی کرو گے کیا انہوں نے یقین
دہانی کرائی اسے بیعت یثرب بھی کہتے ہیں یوں آپؐ نے
اپنی امن پسندی سے اہل یثرب کو بھی گرویدہ بنا دیا۔

حجر اسود نصب کرنے واقعہ پیغمبر کے امن پسند ہونے کا بنیادی ثبوت ہے:

605 یا 606 میں مکہ
میں سیلاب سے بہت زیادہ تباہی ہوئی مکہ کی تعمیر
کی ضرورت پیش آئی تو سب سے اہم مسئلہ حجر اسود
کو نصب کرنے کا تھا کیونکہ ہر کوئی یہ شرف حاصل کرنا
چاہتا تھا۔ مکہ کے دو قبیلے **بنی عبدالدار** اور

نبی علیؐ ان دونوں نے فیصلہ کیا کہ یہ شرف صرف یہ ہی حاصل کریں گے کئی دن تک معاملہ تضاد کا شکار رہا۔ لیکن آپؐ نے امن حل کیا آپؐ نے ایک چادر منگوائی کہا اس کو بچھاؤ زمین پر حجر رکھو اور سارے قبیلوں کے سرداروں کو کہا کونوں سے پکڑ کر جگہ تک لے جائیں جب نصب کرنے کی باری آئی تو آپؐ نے حجر اسود اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا یوں حرم خون ریزی سے بچ گیا۔

مدینہ ہجرت کرنے کے بعد کچھ امن پسند کاوشیں درج ذیل ہیں

قبیلوں کی لڑائی کا اختتام کیا: آپؐ نے قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کی لڑائی ختم کروائی اور انصار کو یکجا کر دیا بعد میں اوس اور خزرج کے سرداروں سعد بن عبداللہؓ اور سعد بن عامر نے اسلام قبول کر لیا۔

مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا: آپؐ نے مکہ کے مہاجرین اور مدینہ کے انصار کے درمیان بھائی بھائی کا رشتہ قائم کر دیا

النساء 128 والصلح خیر اور صلح سب سے بہترین شے ہے

میثاق مدینہ: اس معاہدے کے ذریعے یہودیوں کے ساتھ باہمی تعاون اور امن کو فروغ ملا اس کے فوائد درج ذیل ہیں

- مدینہ کا مشترکہ دفاع قائم ہو گیا
- مدینہ کو حرم اور دار الخلافہ تسلیم کر لیا گیا
- مسلمان ریاست کی بنیاد ڈال دی گئی۔
- عدل و انصاف کا قیام یقینی بنایا گیا۔
- مسلمانوں کو منفرد حیثیت حاصل ہو گئی۔

صلح حدیبیہ: آپ ﷺ نے اس معاہدے کو سخت ترین شرائط کے باوجود صرف امن کیلئے قبول کیا اس کی شرائط درج ذیل ہیں

- دستاویز پر محمد رسول اللہ ﷺ درج تھا کہا گیا اس کو محمد بن عبداللہ ﷺ لکھا جائے آپ ﷺ نے قبول کر لیا
- اگر مسلمان کسی غیر مسلم کو پکڑ لیں تو واپس کریں گے اور اگر غیر مسلم مسلمان پکڑیں گے تو واپس نہیں کریں گے۔
- آپ ﷺ نے اندوہناک شرائط کو بھی قبول کیا تاکہ خطے میں امن قائم رہے۔

قرآن پاک نے اسے "فتح مبین" کہا گیا ہے

الفتح 1 انا فتحنا لک فتحا مبینا

"بیشک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔"

پیغمبر امن کے قیام کیلئے حکمرانوں کو خط لکھوا اور سفیر بھیجے۔

آپ ﷺ نے مختلف ریاستوں کے حکمرانوں کو امن کے قیام کیلئے خطوط اور بھی علم رکھنے والے اصحاب کو سفیر بنا کر بھیجا
کچھ حکمران اور ردعمل درج ذیل ہے

حکمران	ریاست	سفیر	ردعمل
اصحمہ بن الجر	شاہ حبشہ	عمرو بن امیہ الدارمی	اسلام قبول کیا
مقوقس	والی مصر	حاطب بن ابی بلتعہ	احترام کیا لیکن اسلام قبول نہ کیا
خسرو	کسری ایران	عبداللہؓ بن حذیفہ السہمی	اسلام قبول نہ کیا
ہرقل	قیصر روم	دحیہ کلبی	احترام کیا لیکن قبول نہ کیا
منذر بن ساوی	امیر بحرین	علاء بن حضرمی	اسلام قبول کیا

فتح مکہ کے موقع پر بھی امن قائم رکھنے کیلئے کوشاں رہے

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے ہر خاص و عام دوست و دشمن سب کیلئے عام معافی کا اعلان کیا۔ اپنے رشتے داروں کا خون بہا بھی معاف

Scanned with CamScanner

کر دیا اور دوسروں کو بھی ہمیں کرنے کا حکم دیا۔

عکرمہ بن ابی جہل: اسلام کا اور آپؐ کا بدترین دشمن تھا مکہ کی فتح پر یمن بھاگا۔ بعد میں اس کی بیوی اپنی حفاظت میں آپؐ کے پاس آئی تو آپؐ نے کہا "ہجرت کرنے والے اے سوار خوش آمدید" اُس کو معاف کر دیا اور اُس نے اسلام قبول کر لیا

ہبار بن الاسود: یہ آپؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کا قاتل تھا اور آپؐ کا بدترین دشمن تھا لیکن فتح مکہ کے بعد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا آپؐ نے اسے بھی معاف کر دیا

عام الوفود: 9 ہجری کے سال تقریباً 70 سے زائد قبیلے آپؐ کے پاس آئے اور اسلام قبول کر لیا۔

اُن میں سے کچھ درج ذیل ہیں

- وفد بنی حضرموت
- وفد طے
- وفد بنی عمرو بن طفیل
- وفد بنی حنیفہ
- وفد ہمدان
- وفد تمیم
- وفد ہوازن
- وفد طائف
- وفد بنی اسد
- وفد نجران
- وفد عبس

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر امن ہمیشہ کیلئے قائم کر دیا

آپؐ نے زمانہ جاہلیت کا خون ساقط کر دیا انسانی جان کی حرمت قائم کی، مال کا تحفظ اور عزت کے تقدس کو قائم کیا۔

پیغمبرؐ کی غزوات میں پُرامن حکمت عملی

آپؐ نے (100 غزوات و سرایا) میں حصہ لیا لیکن مگر ان کن طور پر بہت کم نقصان ہوا 1058 صرف جانی نقصان ہوا

پیغمبرؐ نے جنگ کے اصول مقرر کیئے

← جنگ میں عملی طور پر حصہ نہ لینے والے عورتوں، بچوں، بڑھوں، بیماروں، عبادت گاہوں کے مجاور اور خانگاہ نشینوں پر حملہ نہیں کیا جائے گا

← دشمن کو زندہ نہیں جلایا جائے گا۔

← دشمن کو باندھ کر نہیں مارا جائے گا۔

← دشمن کو مثلہ (یعنی ہاتھ، پاؤں، ناک، کان) کاٹ کر نہیں مارا جائے گا

← جنگی قیدیوں کا قتل منع ہے۔

← فتح کی صورت میں دشمن کی فصلات اور باغات کا نہ اجاڑا جائے گا نہ جلایا جائے گا

← جنگ میں ہر دشمن صلح کا کہہ دے تو صلح

Scanned with CamScanner

کر لے

دوران جنگ دشمن سے عہد شکنی نہیں کی جائے گی

تنقیدی جائزہ

وحید الدین خان: کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول کو اس لئے کامیاب فرمایا کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ امن پسند اصول اپنائے ہیں اور آپ ﷺ کو **پیغمبر امن** قرار دیا۔

کیرن آرمسٹرانگ: آپ ﷺ کو پیغمبر امن اور اسلام کو دین امن قرار دیا

ٹونی بلیئر: "رواداری و برداشت اسلام کی امتیازی خصوصیات ہے"۔

حاصل کلام: آپ ﷺ ایک عالمگیر امن کے سفیر ہیں۔ آپ ﷺ نے امن کیلئے زبانی استعمال سے لے کر قلم کا استعمال (سفیروں کو خط لکھے) اور اپنے اصحاب کے ذریعے کوششیں کیں۔ آج دور حاضر میں سب سے بڑا مسئلہ ہی امن کا قیام ہے۔ لہذا آج کا حکمرانوں کو پیغمبر کی امن کیلئے عملی کوششوں سے سیکھنا چاہئے